

حرام الفاظ اور کُفریہ کلمات کے مُتعلّق عِلم سیکھنا فرض ہے۔

(فتاویٰ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286

www.dawateislami.net

حرام الفاظ اور کُفرِیَّہ کلِمات کے مُتعلِّق
علم سیکھنا فرض ہے۔ (فتاوٰی شامی ج ۱ ص ۱۰۷)

کفریّہ کلمات کے بارے میں

سوال جواب

مُؤَلِّف:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

Jb Se Ahmad Raza Khan Ka Hussam Ul Haramain Par Jhooth Arab Ke Ulama Ke Saamne Aagaya Uske Ba'ad Ulama E Arab Ne Fatwa Diya Fir Barelviyat Firqe Ko Ahmad Raza Khan Ke Sath Islam Se Khaarij Ka Fatwa Diya Fir Ahmad Raza Khan Ke Tarjuma E Quraan Kanz Ul Imaan Par Pabandi Laga Di Nahi Padhne Ki ...Ye Sb Ki Waja Se Barelviyo Ne Ahle Arab Aur Ulama E Arab Par Kufar Bolna Aur Fatwa Dena Aur Bura Bhala Bolna Start Kiya ...Ab Barelvi Firqa Khud Ilyas Attarvi Ki Kitaab " Kufariya Kalimat Ke Bare Me Sawal Jawab " Me Ahle Arab Aur Ulama E Arab Ko Bura Bhala Bolne Walo Ko Kufar Ke Ghaat Utaar Diya Sidha Kaafir Ka Fatwa Diya Aur Uski Shifa'at Bhi Nahi Hogi Qayamat Ke Din Huzur (s.a.w) Se ... 👇👇👇

یہ آیاتِ کریمہ ذکر کرنے کے بعد صَفحَہ 275 پر فرماتے ہیں: تو عِندَ اللہ (یعنی اللہ کے نزدیک رشتے داری سے علم کا رُتبہ) فضلِ علم فضلِ نسب سے اشرف و اعظم ہے۔ یہ میر (سیِّد) صاحِب (جب) کہ عالم نہ ہوں اگر چِہ صالح (نیک آدمی) ہوں (مگر) آج کل کے عالم سُنّی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں پہنچتے۔ تنویرالابصار و دُرِّ مختار میں ہے: نوجوان عالم کو بوڑھے جاہل پر تَقَدُّم (تَ۔قَد۔دُم یعنی آگے بڑھنے) کا حق حاصِل ہے اگر چِہ وہ (جاہل شخص) قُرشی (بلکہ سیِّد) ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عالموں کے درجے بلند فرمائے گا۔ چُونکہ بُلندی عطا فرمانے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے لہٰذا جو اس کو گھٹائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنَّم میں ڈالے گا۔ (تَنوِیرُ الْاَبصَار، دُرِّمُختار ج ۱۰ص ۵۲۲)

عَرَبوں کی گستاخی کے بارے میں سُوال جواب

کیا اہلِ عَرَب کو بُرا بھلا کہنا کفر ہے

سُوال: عَرَب ممالِک میں کام کرنے والے بعض لوگ **عَرَبوں** کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں اور بعض حجاج بھی۔ کیا اِس میں کوئی **کُفر** کا پہلو نکلتا ہے؟

جواب: واقِعی آج کل اکثر مسلمانوں میں یہ بلا عام ہے اِس سے بچنا ضروری ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 205 صَفحات پر مشتمل کتاب ، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 6 صَفْحَہ31 پرصدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''سب عربیوں سے بَہُت نرمی کے ساتھ پیش آئے ،اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل (تَ۔حَم۔مُل یعنی برداشت) کرے اس پر شَفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے خُصُوصاً اہلِ حرمین ،خُصوصاً اہلِ مدینہ۔ اہلِ عَرَب کے اَفعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدُورت (یعنی مَیل) لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔'' (بہار شریعت)

بِلا مَصلَحتِ شَرعی کسی بھی مسلمان کو بُرا بھلا کہنے کی اجازت نہیں چہ جائیکہ اہلِ عرب حضرات کو کہ یہ تو سرکارِ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہم قوم ہیں۔ بِالفرض کوئی اہلِ عَرَب کو سلطانِ عرب، محبوبِ ربِ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نسبت کی وجہ سے بُرا کہے تو اُس پر حکمِ **کفر** ہے مگر مسلمان سے ایسا مُتَصَوَّر نہیں (یعنی سوچا بھی نہیں جا سکتا)۔ اہلِ عَرَب کے بعض فضائل سنئے: محبوبِ رب، تاجدارِ عَرَب

عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **عَرَب** کی مَحَبَّت **ایمان** ہے اور ان کا بُغض **کُفر** ہے، جس نے **عَرَب** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۲ ص۶۶ حدیث ۲۵۳۷) **تین وُجُوہ کی بِنا پر عَرَب** سے مَحَبَّت رکھو، اس لئے کہ ﴿۱﴾ میں عَرَبی ہوں ﴿۲﴾ قُراٰنِ مجید عَرَبی ہے ﴿۳﴾ اہلِ جنّت کا کلام عَرَبی ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج۲ ص۲۳۰ حدیث ۱۶۱۰)

عَرَب سے بُغض کب کُفر ہے

حضرتِ علّامہ مَناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے فرمانِ گرامی کا خُلاصہ ہے: سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عَرَبی ہیں اور قراٰن بھی اہلِ عَرَب کی زَبان میں ہے، ان نِسبتوں کی وجہ سے اگر کوئی **عَرَبوں** سے بُغض رکھے تو اِس سے سلطانِ عَرَب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بُغض لازِم آئے گا جو کہ **کُفر** ہے۔

(فیضُ القدیر لِلمناوی ج۳ ص۲۳۱ تحتَ الحدیث ۲۲۵)

محبوب سے منسوب ہر چیز محبوب ہوتی ہے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: **حُضُور** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھنا **حُضُور** (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی مَحَبَّت میں داخِل ہے۔ قدرتی طور پر انسان جس سے مَحَبَّت رکھتا ہے اُس سے نسبت رکھنے والی تمام چیزیں اِس کو محبوب (یعنی پیاری) ہو جاتی ہیں۔ **حُضُور سیِّدِ عالَم** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مَحَبَّت رکھنے والے بھی **حُضُور** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے وطنِ پاک کے رہنے والوں اور **حضور** علیہ الصَّلوٰۃ وَ السلام سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو جان و دل سے محبوب رکھتے ہیں۔ (سوانحِ کربلا ص ۹)

پھر اُٹھا ولولۂ یادِ مُغیلانِ[1] عرب
پھر کھنچا دامنِ دل سُوئے بیابانِ عرب (حدائقِ بخشش شریف)

کیا کُفّارِ عَرَب سے بھی مَحَبَّت رکھنی ہوگی؟

سُوال: کیا کُفّارِ عرب سے بھی مَحَبَّت رکھنی ہوگی؟

مدینہ

(1) یعنی کانٹوں کا درخت۔

جواب: جی نہیں۔ مَحَبَّت ایمان کے ساتھ مَشرُوط ہے۔ کفّار و مُرتدینِ عَرَب سے مَحَبَّت تو دُور کی بات ہے اُن سے عداوت رکھنی واجِب ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علاّمہ مَناوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جو اہلِ عَرَب کافِر یا منافِق ہیں اُن سے بُغض رکھنا بُرا نہیں بلکہ واجِب ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۱ ص۲۳۱ تحت الحدیث ۲۲۵)

کفّارِ عَرَب سے نفرت ضَروری هے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ مبارک کے اِس حصے، ''عَرَب سے مَحَبَّت رکھو'' کے تَحت فرماتے ہیں: عَرَب سے مُراد عَرَب کے مؤمنین ہیں۔ کُفّارِ عَرَب اور عَرَب کے یَہود و نصاریٰ سے نفرت و عداوت ضَروری ہے کہ یہ نفرت ان کے کفر سے ہے نہ کہ عَرَبی ہونے سے۔ (یِہی حکم مُرتدین کا ہے) **مومنینِ عَرَب** ہمارے سروں کے تاج ہیں کہ حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوسی ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج۸ ص۳۳۳۔۳۳۴)

سب کے سب عَرَبی مسلمانوں سے ہم کو پیار ہے
ان شاءَ اللّٰہ عزوجل دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

اھلِ عَرَب عَرَبی آقا کے ھم قوم ھیں

عَرَبی لوگ قومیّت کے اِعتِبار سے چُونکہ **عَرَبی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے نسبت رکھتے ہیں لٰہذا مَحبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو **اہلِ عرب** مسلمان ہیں ان کو بُرا بھلا کہنے سے زَبان کو روکا جائے، ہاں اِن میں جو کفّار اور مُرتَدِین ہیں یقیناً وہ بُرے ہیں اور ان کو بُرا ہی کہا جائے گا۔ دیکھئے! ابولَہَب بھی عَرَبی تھا مگر اُس کی مذمّت میں قراٰنِ پاک کی ایک پوری سورت سُورۂ لَھَب موجود ہے۔ بَہَر حال اگر **عَرَبیوں** میں سے کسی کی طرف سے بِالفرض آپ کو کوئی ذاتی تکلیف پَہُنچ بھی گئی ہو تب بھی صبر سے کام لیجئے۔ یقیناً اِس ایک کی ایذا دِہی کی وجہ سے سب **عَرَب** ہرگز بُرے نہیں بن گئے۔ اہلِ عَرَب سے مَحَبَّت کیلئے ہم غلامانِ مصطَفٰے کیلئے یِہی بات کافی ہے کہ ہمارے پیارے پیارے میٹھے میٹھے **آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **عَرَبی** ہیں۔

ہائے کس وقت لگی پھانس اَلَم کی دل میں
کہ بَہُت دور رہے خارِ مُغیلانِ عرب

عربیوں کے فضائل پر 6 احادیثِ مبارکہ

سُوال: اہلِ عرب کے فضائل پر کچھ احادیثِ مبارکہ بیان کیجئے تاکہ جو نادان مسلمان خواہ مخواہ بُرا بھلا کہتے ہیں اُن کی آنکھیں کھلیں۔

جواب: عربیوں کے فضائل پر مبنی 6 احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

﴾1﴿ محبوب کے کُتّے سے بھی پیار ہُوا کرتا ہے

''جس نے **عَرَب** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی۔''
(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۲ ص۶۶ حدیث ۲۰۳۷) **علّامہ مَناوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: سچّی مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ ہر اس چیز سے مَحَبَّت رکھی جائے جو محبوب کی طرف منسوب ہو، کیونکہ جو شخص کسی انسان سے مَحَبَّت رکھتا ہے اُس کے **مَحَلّے کے کتّے** کو بھی اچّھا جانتا ہے۔ (فیض القدیر ج۳ ص۴۸۸ تحت الحدیث ۳۶۶۶)

رضاؔ رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کسی سگِ طَیبہ کے پاؤں بھی چُومے
تم اور آہ! کہ اِتنا دِماغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش شریف)

﴾2﴿ عَرَبوں سے بُغض رکھنے والا شَفاعَت سے محروم

حضرتِ سیِّدُنا **عثمان** بن عَفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ

رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** جس نے اَہلِ عَرَب سے بُغض و کُدُورت رکھی میری **شَفاعت** میں داخِل نہ ہوگا اور نہ ہی اُسے میری مَحبَّت نصیب ہوگی۔ (تِرمِذی ج ٥ ص ٤٨٧ حدیث ٣٩٥٤)

﴿3﴾ عجمی صحابی کو عَرَبی کے بُغض سے بچنے کی تاکید

حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا: اے سَلمان!** مجھ سے بُغض نہ رکھنا، ورنہ تم اپنے دین سے جُدا ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ!** عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آپ سے کس طرح بُغض رکھ سکتا ہوں؟ آپ کے طُفیل ہی تو مجھے **اللہ** تعالیٰ نے ہدایت عنایت فرمائی ہے۔ فرمایا: (اگر) **تم عَرَب** سے بُغض رکھو گے تو (گویا) مجھ سے ہی بُغض رکھو گے۔ (اَیضاً حدیث ٣٩٥٣)

﴿4﴾ عرب سے بُغض نِفاق کی علامت ہے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ

خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ حکیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: **عرب** سے وُہی بُغض رکھے گا جو مُنافِق ہوگا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبَرَانِیّ ج ۱۱ ص ۱۱۸ حدیث ۱۱۳۱۲)

﴾5﴿ بروزِ قیامت عَرَب سب سے زیادہ قریب

محبوبِ رب، سلطانِ عرب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: قِیامت کے دن **لِواءُ الْحَمْد** (یعنی حمد کا پرچم) میرے ہاتھ میں ہوگا اور اُس دن **عَرَب**، تمام مخلوق کی نسبت مجھ سے زیادہ قریب ہوں گے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۲ ص ۲۳۱ حدیث ۱۶۱۳)

﴾6﴿ عَرَب سے مَحَبَّت ایمان کی علامت ہے

نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **حُبُّ الْعَرَبِ اِیْمَانٌ وَّ بُغْضُھُمْ نِفَاق**۔ یعنی عرب کی مَحَبَّت ایمان ہے اور ان کا بُغض مُنافَقت۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۲۲۳ حدیث ۳۶۶۴) اِس کی شرح میں **امام مَناوی** علیہ رحمۃ

اللہ القوی نے فرمایا: ''جب کوئی انسان عَرَب سے مَحَبَّت رکھتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی علامت ہے اور جب ان سے بُغض رکھتا ہے تو یہ اس کے نِفاق کی نشانی ہے کیونکہ یہ دین اہلِ عَرَب ہی میں سے ظاہر ہوا اور اس دین کا قِیام انہی کی تلواروں اور حوصلوں سے تھا۔ ظاہر ہے کہ جوان سے بُغض رکھتا ہے وہ اِسی بِنا پر بُغض رکھتا ہے اور یہ کُفر ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۳ ص۴۸۸ تحت الحدیث ۳٦٦٤)

حسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں اَنگشتِ زَناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش شریف)

فرِشتوں کی توہین کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: فِرِشتوں کے وُجُود کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۴۹)

''مَلَکُ الْمَوت کو بُرا بھلا'' کہنا کیسا؟

سُوال: مَلَکُ الْمَوت کو بُرا بھلا کہنا کیسا ہے؟

Ab Hum Ne Uppar Barelviyo Ko Unki Language Yaani Unko Unki Kitaab Wo Bhi Unke Firqe Ke Moatebar Insaan Se Samjha Diye Hai Jo Founder Hai Dawat E Islami Ka .....Ab Hum Huzur (s.a.w) Ki Hadees Bhi Dete Hai Dekh Ke ... 👇👇👇

﴿ 11 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ۔

رواه الحاكم وقال: صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ٤/٣٣٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریبوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھو۔ عربوں سے دل سے محبت کرو۔ اور جو عیب تم میں موجود ہیں وہ تمہیں دوسروں پر طعن و تشنیع کرنے سے روک دیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿237﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَدْ أَخَافَ مَابَيْنَ جَنْبَيَّ.

رواه احمد ورجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد ٣/٦٥٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ مجھے ڈراتا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)